

شرح : اے محبوب! تم پوچھتے ہو کہ تیری قسمت میں کیا کچھ لکھا ہے؟
مقام حیرت ہے کہ تمہیں میری پیشانی پر بُت کے سجدے کا نشان نظر نہیں آیا!
اپنے محبوب کو سجدے کرتے کرتے میرے ماتھے پر تو گٹا پڑ گیا اور پوچھتے ہو کہ
تیرے خط پیشانی میں کیا کچھ لکھا ہے؟ حالانکہ ماتھے کا نشان خود میرا خط پیشانی
اور میری تقدیر واضح کر رہا ہے اور اسی پر مجھے ناز ہے۔

۱۱۔ لغات۔ روح القدس : حضرت جبریلؑ۔

شرح : اگرچہ جبریلؑ میرا ہم زبان نہیں، یعنی جو زبان مجھے ملی ہے، وہ
اسے نہیں ملی، لیکن اس سے اپنے کلام کی کچھ داد پاتا ہوں، یعنی وہ پورا تو نہیں
کچھ کچھ میرا کلام سمجھتا ہے۔

مطلب یہ کہ میرے شعر سرا سرا الہامی ہیں، مگر مہندستان کی وسیع سرزمین
میں ان کے سمجھنے اور داد دینے والے کہاں ملتے ہیں، صرف روح الامیں سے
کچھ داد پاتا ہوں۔

خواجہ حالی نے بالکل صحیح لکھا ہے کہ ہمزبان کے لفظ میں ایہام ہے۔ ظاہری
معنی تو یہی ہیں کہ انسان اور فرشتے کی زبان ایک نہیں ہو سکتی، درپردہ اس میں
یہ اشارہ ہے کہ جیسی فصیح میری زبان ہے، ویسی روح القدس کی نہیں۔

۱۲۔ لغات۔ بہا : قیمت، معاوضہ۔

شرح : بیشک محبوب نے بوسے کی قیمت جان رکھ دی ہے، یعنی بوسے
کے عوض میں وہ جان طلب کرتا ہے، لیکن ابھی اس کے اعلان کے لیے تیار
نہیں اور کیوں اعلان کرے، جب جانتا ہے کہ ابھی غالب نیم جاں نہیں ہوا۔

حاصل یہ ہے کہ جب پوری جان بوسے کی قیمت ٹھہری تو غالب فوراً ادا
کرنے کے لیے تیار ہو جائے گا، حالانکہ محبوب کی مرضی یہ نہیں، چنانچہ وہ انتظار
میں بیٹھا ہے کہ غالب عشق کی سختیاں سہ سہ کر نیم جاں ہو جائے۔ اس وقت پکار
کر کہ دے گا کہ اب جان دے کر بوسہ لیا جا سکتا ہے اور غالب نیم جانی کے باعث